بیادِ امیرِ احرار سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ

میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے

کئی دنوں سے ہوا کی دستک تو سن رہا تھا
میرا تیقن کہ دھوپ نگری میں سبز موسم اتر رہا ہے
مری دعا باریاب ہو گی
محبتوں کی ہمیشگی کی
حیاتِ تازہ کی آرزو کی
نزار موسم میں برکھا رُت کی
مجھے یقیں تھا کہ میرا دلبر
گلیمِ فقر و غنیٰ لپیٹے
جلال و عزمت کے راستوں پر نکل پڑیگا
کلامِ حق کی فصاحتوں سے عدوِ دیں کو بھسم کریگا
وہ اپنے جذبِ نہاں کی شمشیرِ بُرِ حشم سے
منافقت کا سرِ تکبر قلم کریگا
مگر یہ معلوم اب ہوا ہے، ہوا نے دکھو کہ دیا تھا مجھ کو
مری دعائیں تو مر چکی ہیں۔ گلاب فصلیں اجڑ چکی ہیں
محبتیں تو بجھ چکی ہیں
حیاتِ تازہ کی آرزوئیں بکھر چکی ہیں
اجل کے پیغام بر کو دیکھو
وہ میرے گھر کی آن اور عظمت، آن اور رونق کو لے گیا ہے
مرا برادر نئے جہاں کو چلا گیا ہے
گواہی لے کر، گواہی دے کر
کہ "میرا ایمان سب سے اعلیٰ، عظیم تر ہے"
مرے مربی، اے میرے محسن، عطائے محسن!

ترے کرم کی کہانیاں کس طرح سے لکھوں
میں تیری شب خیزیوں کی باتیں سناؤں کیسے
میں اپنا احوال کس سے چھیڑوں
بدن تو زندہ ہے روح لیکن فغاں بہ لب ہے
میں کیسے کہہ دوں وہ شخص رعنا یہاں نہیں ہے
کہ میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے

سید محمد یونس بخاری
۱۴ نومبر ۱۹۹۹ء، ملتان
بر مزار حضرت سید عطاء المحسن بخاری